تفسیر الدر المنثور کی سورۃ البقرۃ میں وارد موضوع احادیث کا علمی مطالعہ

Fabricated Ahadith in the Tafsir of Surah al-Baqara verse No. 142 to 286 in Al-Durr al- Manthur: A critical Analysis

ڈاکٹر محمد ایاز[i] ڈاکٹر عبادالرحمن[ii]

Abstract

Al-Durr al Manthur fi al- Tafsir al- Ma'thur (The scattered pearls: A commentary of Qur'an based on transmitted reports) by Jalal al- Din al-Suyuti (born 1445, Cairo, Egypt died October 17, 1505, Cairo) is a well known tafseer of Arabic language in which the Quran has been elaborate thought Hdith and in the light of the saying of Sahaba and Tabeen.

Some Hadith mentioned in this tafseer have been related to Hazrat Muhammad (S.A.W). But it has not been substantiated through research.Therefore it is necessary to differentiate between real and false statement through research. In the following article, Soora Baqara verse No. 142 to 286, the false statements have been pointed out. Its study will be helpful in the real elaboration of the related part of the Holy Quran.

Key words: fabricated,commemtry,false statement

تفسیر در منثور حافظ امام جلال الدین السیوطیؒ کی ایک منفرد تالیف ہے۔ جس میں قرآن کریم کی تفسیر احادیث نبوی ﷺ، آثار صحابہؓ وتابعینؒ سے کی گئی ہے۔ آپؒ تصنیف وتالیف میں ایک اونچا مقام رکھتے ہیں۔ استاد احمد شرقاوی نے آپ کی تصنیفات وتالیفات کی تعداد ۷۰۰ بتائی ہے جو کہ مطبوع اور مخطوط شکل میں ہیں۔ اس تفسیر میں مؤلف کا میلان احادیث، آثار اور اقوال جمع کرنا ہے جس میں صحیح، حسن اور ضعیف کا التزام نہیں رکھا۔ یہاں تک کہ ایسی احادیث کو بھی شامل کیا ہے جن کو علماء جرح و تعدیل نے باطل اور موضوع قرار دیا ہے۔ اسرائیلی روایات جو انبیاء کرامؑ کے قصص، ابتدائے خلق اور قدیم زمانے کی قوموں کے حالات سے متعلق ہیں کو بھی نقل کیا ہیں۔ ان

[i] اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامیات/پاک سٹڈیز زرعی یونیورسٹی پشاور

[ii] اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامیات/پاک سٹڈیز زرعی یونیورسٹی پشاور

احادیث کی تحقیق کا کام علماء جرح و تعدیل کے حوالہ کیا۔اس مضمون میں در منثور کی موضوعی روایات پر بحث کی گئی ہے جو کہ سورہ بقرہ کے دوسرے نصف حصے سے متعلق ہیں۔

الموضوع

یہ عربی زبان کا لفظ ہے۔اسم مفعول کا صیغہ ہے۔اس کا جمع الموضوعات ہے لغت میں وضع الشیء سے ماخوذ ہے۔یعنی کسی چیز کا مٹانا، گرانا، جھوٹ بولنا، ایجاد کرنا اور چھوڑ دینا ہے۔

موضوع حدیث محدثین کی اصطلاح میں

الحدیث المختلق المصنوع المکذوب علی رسول اللہ او علی من بعدہ من الصحابہ والتابعین[1]

"وہ حدیث جو اپنی طرف سے گھڑ کر رسول اللہ ﷺ ، صحابہ کرامؓ اور تابعین کی طرف منسوب کی گئی ہو۔"

اپنی طرف سے ایک کلام بنا کر اس کی نسبت نبی ﷺ کی طرف کرنا تاکہ لوگ اس پر یقین کرے۔ احادیث میں اس پر بڑی وعید آئی ہے۔نبی ﷺ نے فرمایا:

من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار[2]

"جو جھوٹ بول کر قصداً اس کی نسبت میری طرف کرے وہ اپنی لئے جہنم میں ٹھکانہ بنالے۔"

ابن الصلاح کہتے ہے۔کہ صرف یہی ایک حدیث ہے کہ عشرہ مبشرہ صحابہ کرامؓ سے مروی ہے اور تقریبا 60 صحابہؓ سے روایت کی گئی ہے[3]۔

ایک اور جگہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع[4]

"ایک آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کریں۔"

سورۃ البقرہ کی تفسیر میں الدر المنثور میں وارد موضوع احادیث کا علمی مطالعہ

1. اخرجہ الحاکم وصححہ و البیہقی و ضعفہ عن ابن عباس ثلاث من کن فیہ اواہ اللہ فی کنفہ وستر علیہ برحمتہ وادخلہ فی محبتہ قیل وماھن یارسول اللہ؟ قال: من اذا أعطی شکر و اذا قدر غفر و اذا غضب فتر[5]

"حاکم اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس میں تین چیزیں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت میں جگہ دیں گے۔ اور اپنی محبت عطا کریں۔ پوچھا گیا وہ کونسی ہیں؟ جواب دیا جب نعمت ملے تو شکر کرے، جب بدلہ لینے پر قادر ہو، معاف کرے اور جب غصہ آئے تو غصہ کو پی لے۔"

حکم مندرجہ ذیل وجوہات کی بناپر امام ذہبی اور امام ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے[6]۔

یہ حدیث تین طرق سے آیا ہے:

- ✓ اس حدیث میں عمر بن راشد راوی آیا ہے جس کے بارے میں علماء جرح و تعدیل کے آراء درجہ ذیل ہیں۔
- ✓ ابن طاہر المقدسیؒ نے ابن حبان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اس میں عمر بن راشد مولیٰ مروان موضوع احادیث نقل کرتا ہے کذاب ہے اور اس کا ذکر ہر جگہ ذم کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ تو اس سے روایت کیونکر نقل کی جائے[7]۔
- ✓ حافظ ابن حجرؒ نے امام احمدؒ، امام دار قطنیؒ، امام نسائیؒ اور ابو بکر بزارؒ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ عمر بن راشد منکر الحدیث ہے اور یحیٰ سے مناکیر نقل کرتا ہے[8]۔
- ✓ امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے کہ اس میں عمر بن راشد مجہول راوی ہے، جبکہ ابن طاہر المقدسی نے اسے کذاب کہا ہے[9]۔
- ✓ اس روایت کو ابن عدی نے دوسری سند سے نقل کیا ہے لیکن اس میں ابو مصعب المدینی راوی جس کا لقب مطرف ہے وہ منکر روایات نقل کرتا ہے[10]۔
- ✓ حافظ ابن حجرؒ نے ایک اور سند سے ابن عمرؓ سے نقل کر کے کہتے ہیں یہ باطل روایت ہے کیونکہ اس کے سند میں احمد بن اسحاق مجہول راوی ہے[11]۔

2. واخرج ابو نعيم فى الحلية عن ابى سعيد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قسم الله العقل على ثلاثة اجزاء فمن كان فيه فهو العاقل ومن لم يكن فيه فلا عقل له، حسن المعرفة بالله وحسن الطاعة و حسن الصبر لله[12]

"ابو نعیم نے حلیہ میں ابو سعید خدریؓ سے نقل کیا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کو تین اجزاء میں تقسیم کیا ہے جس میں یہ تین اجزاء موجود ہو وہ عقل مند ہے اور جس میں یہ اجزاء نہ ہو وہ بے عقل ہے اللہ تعالیٰ کی اچھی معرفت، اچھے طریقے سے اطاعت اور اللہ کے لئے صبر۔"

حکم

درجہ ذیل وجوہ کی بنا پر امام جلال الدین السیوطیؒ اور امام البانی نے اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے[13]۔

اس روایت کے سند میں سلیمان بن عیسیٰ آیا ہے۔اس کے متعلق علماء جرح وتعدیل کے آراء درجہ ذیل ہیں:

- ✓ امام سیوطیؒ کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ کذاب اور حدیث گڑنے والا ہے۔ابو حاتم اور جوزجانی کے حوالے سے اس کو کذاب کہا ہے۔اور امام حاکم کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اس راوی کے اکثر احادیث منکر اور موضوع ہیں[14]۔
- ✓ ابن عدیؒ نے امام دار قطنیؒ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ سلیمان بن عیسیٰ کی کتاب "تفضیل العقل جزأن زاد فی اللسان" میں موضوعات کو جمع کیا ہے[15]۔
- ✓ ابن جوزیؒ کہتے ہیں کہ یہ نبی ﷺ کی حدیث نہیں ہے[16]۔
- ✓ حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ داؤد بن محبر نے اسے کتاب العقل اور حارث بن اسامہ نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے لیکن اس کے تمام روایات موضوع ہیں اور کوئی چیز اس میں ثابت نہیں ہے[17]۔
- ✓ امام سیوطیؒ نے نوادر الاصول کے حوالے سے اسے دوسری سند سے نقل کیا ہے اس میں عبد العزیز بن ابی رجاء کو امام دار قطنی نے واضع (حدیث گڑنے والا) کہا ہے[18]۔

3. واخرج ابن ابی شیبه و اسحق بن راهویه والبخاری فی تاریخه والبزار و ابوالشیخ عن ابی ذر عن النبی ان الله خلق فی الجنة ریحا بعد الریح بسبع سنین من دونها باب مغلق انما یاتیکم الروح من خلل ذلک الباب ولو فتح ذلک الباب لأذرت ما بین السماء والارض وهی عند الله الازیب وعندکم الجنوب[19]

"ابن ابی شیبہ، اسحاق بن راہویہ، ابوالشیخ، بزار اور امام بخاری نے اپنی تاریخ میں حضرت ابوذرؓ کے واسطے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت میں سات سال کے فاصلے کے بعد ہوا پیدا کی ہے جس کا دروازہ بند ہے۔ اس دروازے کے دراڑوں میں سے تم پر ہوا آتی ہے، اگر وہ دروازہ کھل جائے تو جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان ہے وہ اڑ جائے گا یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں الاذیب اور تمہارے نزدیک یہ جنوب ہے۔"

حکم

مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر امام ناصر الدین البانی نے اسے موضوع کہا ہے[20]۔

اس حدیث کے سند میں یزید بن عیاض بن جعد راوی آیا ہے۔ اس کے متعلق علماء جرح و تعدیل کے اقوال درجہ ذیل ہیں:

- ✓ امام بخاریؒ نے یزید بن عیاض کو منکر الحدیث کہا ہے[21]۔
- ✓ امام ذہبیؒ کہتے ہیں کہ امام مالک اور ابن معین نے اسے جھوٹا جبکہ نسائی نے متروک کہا ہے[22]۔
- ✓ ہیثمیؒ کہتے ہیں کہ یزید بن عیاض کذاب راوی ہے۔ جبکہ ابن حجرؒ نے اس کو متروک، اور ابن عدیؒ نے اسے ضعیف کہا ہے[23]۔

4. واخرج ابو نعیم والثعلبی والدیلمی و الخطیب فی رواۃ مالک بسندواہ عن ابن عمر مرفوعاً ھدیۃ اللہ للمؤمن السائل علی بابہ[24]

"ابو نعیم، ثعلبی اور دیلمی نے مالک کے رواۃ سے کمزور سند کے ساتھ عبداللہ بن عمر نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مؤمن کے دروازے پر سائل ہدیہ ہے۔"

حکم

امام البانی نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے[25]۔

اس حدیث کے سند میں سعید بن موسیٰ راوی آیا ہے جس کے بارے میں علماء جرح و تعدیل کے آراء ملاحظہ ہوں:

- ✓ ابن قیسرانی نے امام ذہبی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث سعید بن موسیٰ نے امام مالک، نافع عن ابن عمر سے اور سلیمان الخبائری نے نقل کیا ہے۔ یہ دونوں راوی حدیث اپنی طرف سے بناتے ہیں۔ یہ حدیث مالک، نافع اور ابن عمرؓ سے ثابت نہیں ہے[26]۔

✓ امام ذہبیؒ نے ابن حبان کے حوالے سے اسے متھم بالوضع، جبکہ ابن جوزی نے ابن حبان کے حوالے سے اس کو متھم بالکذب کہا ہے [27]۔

اس حدیث کے دوسرے راوی سلیمان بن سلمہ الخبائری کنیت ابوایوب کو ذہبی نے متروک کہا ہے۔ اسی حوالے سے ابن جنید نے اس کو جھوٹا کہا ہے اور کہا کہ اس کے بعد اس سے روایت نقل نہیں کروں گا[28]۔

امام نسائی کہتے ہیں کہ وہ لیس بشیء ہے، جبکہ امام دار قطنی نے اسے ضعیف کہا ہے [29]۔

5. واخرج ابن ابی حاتم و ابو الشیخ و ابن عدی و البیهقی فی سنن و الدیلمی عن ابی هریرة مرفوعاً موقوفاً لا تقولوا رمضان فان رمضان اسم من اسماء الله و لکن قولوا شهر رمضان[30]

"ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن عدی، بیہقی اور دیلمی نے حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوع اور موقوف نقل کیا ہے کہ رمضان نہ بولو کیونکہ رمضان اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے بلکہ تم شہر رمضان کہا کرو۔"

حکم

امام جلال الدین السیوطی اور ابن جوزی نے اس کو موضوع کہا ہے [31]، جبکہ دیگر علماء کے اقوال درجہ ذیل ہے اس حدیث میں ابی معشر السندی آیا ہے جو کہ تاریخ اور سیرت میں بلند پایہ مقام رکھتے ہیں، لیکن علمائے جرح کے اقوال کی تفصیل کچھ یوں ہے:

(1) امام بخاری، امام ذہبی نے ابن معین، نسائی اور دار قطنی کے حوالے سے اسے ضعیف اور منکر کہا ہے [32]۔

(2) ابن ابی حاتم نے ابی معشر السندی کو ضعیف کہا ہے [33]۔

(3) ابن عدیؒ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے اسے لیس بشیءٍ اور ضعیف کہا ہے [34]۔

(4) امام ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ آخری عمر میں ان کا حافظہ کمزور ہوا[35]۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفی ہیں اس میں کسی نے بھی رمضان ذکر نہیں کیا۔ بلکہ صحیحین کی حدیث میں لفظ رمضان آیا ہے:

اذ دخل رمضان فتحت ابواب الجنة[36]

1 النووی، شرح مسلم ۱: ۵۶، دار احیا التراث العربی، بیروت، ۱۳۹۲ھ

2 مسلم، ابوالحسن مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم ۱: ۱۰، ناشر دار احیاء التراث العربی، بیروت (س۔ن)

3 ابن الصلاح، المقدمۃ ۱: ۲۶۹، ناشر: دار الفکر، سوریا، دار الفکر المعاصر، بیروت (س۔ن)

4 صحیح مسلم ۱: ۱۰

5 مستدرک علی الصحیحین ۱: ۱۷۱۔۔۔ بیہقی، شعب الایمان ۴: ۱۰۵، ناشر مکتبہ الرشد، ریاض، ۱۴۲۳ھ

6 البانی، ابوعبدالرحمٰن محمد ناصر الدین، السلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ ۲: ۵۵ دار النشر، دار المعارف، الریاض المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۴۱۲ھ

7 ابن قیسرانی ابوالفضل محمد بن طاہر المقدسی، معرفۃ التذکرہ ۱: ۷۰، ناشر موسسۃ الکتب الثقافیہ، بیروت، ۱۴۰۶ھ

8 ابن حجر العسقلانی، ابوالفضل احمد ابن علی، تہذیب التہذیب ۷: ۴۴۶، ناشر مطبعۃ دائرۃ المعارف النظامیہ الہند، ۱۳۲۶ھ

9 بیہقی، شعب الایمان ۴: ۱۰۵

10 ابن عدی، احمد بن عدی الجرجانی، الکامل فی الضعفاء ۶: ۳۷۷، ناشر الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، ۱۴۱۸ھ

11 ابن حجر العسقلانی، ابوالفضل احمد بن علی، لسان المیزان ۱: ۱۰۱، ناشر موسسۃ الاعلمی بیروت لبنان، ۱۳۹۰ھ

12 السیوطی، جلال الدین عبدالرحمان بن ابی بکر، الدر المنثور، بقرہ آیت (۱۵۵) دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۳: ۴۹۳

13 السیوطی، جلال الدین عبدالرحمان بن ابی بکر، اللالی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ ۱: ۱۱۷، ناشر دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۷ھ

14 نفس مصدر

15 ابن عدی، احمد بن عدی الجرجانی، الکامل فی الضعفاء ۴: ۱۹۲، ناشر الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، ۱۴۱۸ھ

16 ابن الجوزی، عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی، الموضوعات ۱: ۱۷۲، ناشر المکتبۃ السلفیۃ مدینہ منورہ، ۱۳۸۶ھ

17 ابن حجر العسقلانی، ابوالفضل احمد بن علی، المطالب العالیہ ۱۲: ۱۳، دار العاصمۃ، دار الغیث السعودیۃ، ۱۴۱۹ھ

18 حکیم ترمذی، نوادر الاصول ۲: ۲۰۹، ناشر دار الجیل بیروت (س۔ن)

19 السنن الکبریٰ ۳: ۵۰۷

20 ابو بکر بزار، مسند بزار ۹: ۴۵۱، ناشر مکتبۃ العلوم والحکم، مدینۃ منورۃ، ۲۰۰۹ء

21 امام بخاری، تاریخ الکبیر ۸: ۳۵۱

22 ذہبی، ابوعبداللہ شمس الدین بن محمد بن احمد، میزان الاعتدال ۴: ۴۳۶، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر بیروت لبنان، ۱۳۸۲ھ

23 ابن عدی، الکامل ۹: ۱۴

24 الدر المنثور، بقرہ۲: ۱۷۷
25 ضعیف الجامع ۱: ۸۷۸، حدیث (۶۰۹۲)
26 تذکرۃ الحفاظ ۱: ۳۷۰، حدیث (۹۶۰)
27 میزان الاعتدال ۲: ۱۵۹
28 نفس مصدر
29 میزان الاعتدال ۲: ۲۰۹
30 الکامل ۸: ۵۴
31 الموضوعات ۲: ۱۸۷
32 میزان الاعتدال ۴: ۲۴۶
33 ابن ابی حاتم، عبد الرحمٰن بن ابی حاتم، علل الحدیث ۳: ۱۱۱، حدیث (۳۴۷)، ناشر مطابع الحمیضی، ۱۴۲۷ھ
34 ابن عدی، الکامل ۸: ۳۱۱
35 ابن حجر، العسقلانی، فتح الباری ۴: ۱۱۳، ناشر دار المعرفۃ بیروت، ۱۳۷۹ھ
36 الجامع الصحیح ۴: ۱۲۳، حدیث (۳۲۷۷)